26069-دو بیویوں کی اعالت کی استطاعت نہ رکھنے کے باوجود دوسری شادی کرنا

سوال

میرے لیے ایک مسلمان شخص کا رشتہ آیا ہے جس کی عمر مجھ سے بیس برس زیادہ ہے ، اس کی پہلے بھی ایک بیوی ہے جو ابھی تک اس کے پاس ہے ، اس شخص نے میری زندگی میں بہت زیادہ تعاون کیا اور مجھے اسلامی راستہ کی راہنمائی کی ہے ، میرے والدین بھی مسلمان ہیں لیکن انہوں نے مجھے نہ تو نماز ، روزہ اور نہ ہی زکاۃ کے بارہ میں کچھ بتایا اور نہ ہی اس کی تعلیم دی ۔

یہ شخص مجھ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس میں دو بیویوں کی اعالت کرنے کی استطاعت نہیں ، میں نے اس مشکل کے بارہ میں کچھ لوگوں سے دریافت کیا تو کچھ نے شادی کرلینے کی رائے دی اور کچھ کہتے ہیں نہ کرو ، میں اس شخص کا بہت زیادہ احترام کرتی ہوں ، لیکن مجھے یہ یقین نہیں کہ آیا میں اس کے ساتھ زندگی گزار سکوں گی کہ نہیں ؟

اس کے بارہ میں آپ ہی کچھ نصیحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے مرد پر دوسری شادی کرنے سے قبل جو اشیاء لازم کی ہیں اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ نان و نفقہ اور رہائش اور بیوں کے پاس رات بسر کرنے میں عدل و انصاف سے کام لے سکتا ہو ، اگر اسے یہ علم ہو کہ وہ بیویوں کے مابین ان اشیاء میں عدل و انصاف نہیں کرسکتا یا اس کا ظن غالب بھی یہی ہو کہ وہ انصاف نہیں کرسکے گا تو اس کے لیے دوسری شادی کرنا حلال نہیں ۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے ان میں عدل انصاف نہیں کرسکو گے تو اور عورتوں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو ، دو دو ، تین تین ، چار چار سے لیکن اگر تمہیں عدل و انصاف اور برابری نہ کرسکنے کا خدشہ ہو تو ایک ہی کافی ہے یا پھر تمہاری ملکیت کی لونڈی ، یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ} النساء (3) ۔

مجاھد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تم جان بوجھ کر برا سلوک کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ تقسیم اور نان و نفقہ میں برابری اور انصاف کا التزام کرو کیونکہ اس چیز میں انسان استطاعت رکھتا ہے ۔ دیکھیں تفسیر القرطبی (5/ 407) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرتے ہوئے بیویوں کے مابین نان و نفقہ اور لباس میں برابری اور عدل سے کام لینا سنت نبویہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں کے مابین نان و نفقہ اور تقسیم میں عدل و انصاف کیا کرتے تھے ۔ ۔ ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (269/32) ۔

اورحافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے مابین رات بسر کرنے نان ونفقہ اوررہائش وغیرہ میں عدل وانصاف اور برابری کیا کرتے تھے ، اوراس – یعنی محبت اورجماع – میں برابری واجب نہیں ، کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا مالک نہیں ۔ دیکھیں زاد لمعاد (151/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب خاوند اپنی بیویوں میں سے ہر ایک کو نان ونفقہ اورلباس اوررہائش متوفر کردے تواس کے بعد میلان قلب اور محبت یا پھر تحفہ وغیرہ میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا دیکھیں فتح الباری (391/9) ۔

جو شخص بھی دوسری شادی کرنا چاہے اللہ تعالی نے اس پر یہ کچھ ہی واجب کیا ہے ، اگر یہ شخص اس پر قادر ہے تو پھر اس سے دوسری شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو ہماری یہ نصیحت ہے کہ آپ اس سے شادی نہ کریں ، بلکہ اصل میں اس کے لیے دوسری شادی کرنی ہی جائز نہیں ۔

آپ نے جو یہ کہا ہے کہ (وہ دونوں بیویوں کی اعالت نہیں کرسکتا) اگر تو وہ شخص صاحب دین اوراچھے اخلاق کا مالک ہے اورآپ تنگی اورفقر پر صبر و تحمل کرسکتی ہیں تواس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ، کیونکہ شادی کرنے والے فقیر شخص سے اللہ تعالی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسے غنی ومالدار کردے گا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{اگر تو وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی ومالدار کردے گا} النور (32) ۔

حتی کہ کچھ سلف حضرات تواس آیت پر عمل کرتے ہوئے صرف روزی کے حصول کے لیے شادی کیا کرتے ہیں ، اوراگر آپ دیکھیں کہ فقر اورتنگدستی پر آپ صبر و تحمل نہیں کرسکتیں تواس سے شادی کرنے میں کوئی انکار اورمضائقہ نہیں ۔

جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے شادی کا پیغام دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے انہیں شادی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ :

(وہ تو تنگ دست ہے اوراس کے پاس مال ہی نہیں) صحیح مسلم حدیث نمبر (1480) ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ دونوں کے مابین کوئی ایسے تعلقات نہیں ہوں گے جو حرام اور غیر مشروع ہوں ، چاہے وہ موجودہ وقت یا پھر شادی سے انکار کے بعد ہی ، اگر اس نے آپ کی اسلام تعلیمات کی طرف راہنمائی کرکے آپ پر کوئی احسان اور نیکی کی ہے تو اس بنا پر اس سے خط وکتاب اوربات چیت اورملاقات وغیرہ جائز نہیں ۔

واللہ اعلم.